اسلامی سال کا آغاز ... بدعات کی بھرمار

عزیز احمد راشد
مدرس جامعہ سلفیہ

اسلامی سال کی ابتدا محرم الحرام سے ہوتی ہے۔ اسلامی سن کا آغاز استعمال 17 ھجری کو خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ صحابہ کے آپس میں تبادلہ افکار کے بعد طے پایا کہ سن تاریخ کی بنیاد واقعہ ہجرت کو بنایا جائے اور ابتدا محرم سے کی جائے کیونکہ ذوالحجہ کے بالکل آخر میں ہجرت مدینہ کا منصوبہ طے پایا' بعد میں جو چاند طلوع ہوا وہ محرم کا تھا اس لئے ابتدا محرم سے کی گئی۔

مذاہب عالم میں اس وقت جس قدر سنین مروج ہیں ان کی ابتدا یا تو کسی مشہور انسان کے یوم ولادت سے ہوئی یا کسی واقعہ مسرت وشادمانی سے، مثلاً مسیحی سن کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ہوئی، یہودی سن فلسطین پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت نشینی کے ایک پر شوکت واقعہ سے وابستہ ہے' بکری سن راجہ بکر ماجیت کی پیدائش کی یادگار ہے' رومی سن سکندر فاتح اعظم کی پیدائش کو واضح کرتا ہے۔

لیکن اسلامی سن ھجری نہ تو کسی انسان کی برتری اور تفوق کو یاد دلاتا ہے اور نہ کسی پرشوکت کارنامے کو بلکہ واقعہ ہجرت مظلومی اور بے کسی کی ایک ایسی یادگار ہے جو ثابت قدمی، صبر و استقامت، اور راضی برضائے الٰہی کی ایک زبردست مثال اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے۔ جس واقعے میں یہ سبق پنہاں ہے کہ اگر مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کے صلے میں تمام اطراف واکناف سے مصائب میں مبتلا کر دیئے جائیں ان کی آواز کو جبراً روکنے کی کوشش کی جائے ان پر عرصہ حیات کو تنگ کر دیا جائے تو اس وقت مسلمان کیا کریں؟

کیا کفر وباطل کیساتھ مصالحت کر لی جائے؟ اپنے عقائد ونظریات میں لچک پیدا کر دی جائے تاکہ مخالفت کا زور ٹوٹ جائے؟ ایسا ہرگز نہیں۔ واقعہ ہجرت ہمیں سبق دیتا ہے کہ ایسے حالات میں بھی اپنے عقائد ونظریات میں لچک پیدا کی جائے نہ ہی کفار کو خوش کرنے کیلئے اپنے ہی افراد کے خلاف کاروائی کی جائے' بلکہ زمین کا عام خطہ تو کیا اگر مسکن کعبۃ اللہ بھی ہو تو اس کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن اسلامی عقائد ونظریات میں لچک پیدا نہیں کی جا سکتی اور طاغوتی طاقتوں کے سامنے جھکنے کی بجائے ﴿قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون﴾ (توبہ ۹/۲۹)

''ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں ٹھہراتے جسے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے۔ اور دین حق کو قبول نہیں کرتے۔ اور وہ جو اہل کتاب میں سے ہیں (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔'' پر عمل کیا جائے۔

چنانچہ واقعہ ہجرت ہمیں بتلاتا ہے کہ ایک مسلمان مصائب سے نکل کر کس طرح کامیابی کا پرچم تھام سکتا ہے' پستی وگمنامی سے نکل کر کیسے رفعت وشہرت حاصل کر سکتا ہے؟

علاوہ ازیں اس مہینے کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے لیکن اس کی حرمت کا شہادت حسین سے کوئی تعلق نہیں' یہ واقعہ تو تکمیل دین کے 50 سال بعد رونما ہوا یہ مہینہ زمین آسمان کی پیدائش سے ہی حرمت والا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے اس کی حرمت بیان کی ہے: ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ یوم خلق السموت والارض منھا اربعۃ حرم. (التوبۃ۔ پ10)

''بے شک اللہ کے نزدیک مہینہ کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اللہ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔''

(وہ چار مہینے ذوالقعدہ' ذوالحج' محرم اور رجب ہیں۔) ظلم ہمیشہ منع ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

﴿الظلم ظلمات یوم القیامۃ﴾

''ظلم قیامت کے دن ظالم کیلئے باعث ظلمات ہو گا۔'' (صحیح مسلم)

لیکن حرمت والے مہینوں میں ظلم کا ارتکاب کرنا اور سنگین گناہ ہے۔ اور ظلم کیا ہے.....؟ ﴿وضع شی فی غیر محلہ﴾ ''کسی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا کر

دوسری جگہ رکھ دینا ظلم ہے۔"

ذرا اس انسان کے بارے میں اندازہ لگایئے! جو محرم میں مسنون کاموں کو نکال کر بدعات کو اس مہینے میں داخل کر دے۔ خود بھی اس کا ارتکاب کرے اور لوگوں کو بھی بدعات کی طرف بلائے۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم غور وفکر کریں کہ محرم میں مسنون کام کیا ہیں اور کتنی بدعات ہیں، جن کو لوگ ثواب سمجھ کر محرم الحرام میں سر انجام دیتے ہیں۔

محرم میں مسنون کام:

اس مہینے میں مسنون عمل نفلی روزے رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ کو یہ روزے رمضان کے فرض روزوں کے بعد محبوب ترین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عمل پسندیدہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم. (مسلم: کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم حدیث: ۱۱۶۳ عن ابی هریرة)

عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ ابتدائے اسلام میں فرض تھا لیکن رمضان کی فرضیت کے بعد اس کی فرضیت کو ختم ہوگئی لیکن استحباب باقی ہے، آپؐ نے حکم دیا ہے:

صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیهود صوموا قبله او بعده یوما (مسند احمد ۴/۲۱)

"دس محرم کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو، وہ صرف دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں تم دس کیساتھ ۹ کا روزہ بھی رکھو یا ۱۰ کیساتھ ۱۱ محرم کا روزہ رکھو۔"

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ آپ روزہ رکھتے بھی تھے اور حکم بھی کرتے تھے:

کان یصوم یوم عاشوراء ویامر به (مسند احمد: ۲۳۹/۲)

بدعات محرم:

ماہ محرم کے حوالے سے مسنون کام صرف روزے رکھنا ہے لیکن لوگوں نے اس مہینے میں ایسی بدعات ایجاد کر لیں ہیں جن کا اس مہینے سے کسی لحاظ سے بھی کوئی تعلق نہیں بنتا ان بدعات کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسنون کام کو سزا کے طور پر ہم سے ختم کر دیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسک بسنة خیر من احداث بدعة. (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۲۰ جلد ۱)

آج کتنے لوگ ہیں جو مسنون کام یعنی روزے رکھتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو ان بدعات میں بڑے ذوق سے شامل ہوتے ہیں؟ یقیناً روزے رکھنے والے بہت کم لوگ نظر آئیں گے۔

سالانہ ماتم:

اسلام نے کسی بڑے سے بڑے انسان کی وفات یا شہادت پر سالانہ یوم غم مقرر کرنے اور اس پر نوحہ خوانی کرنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دی۔ اگر سالانہ ماتم جائز ہوتا تو حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی اس کا مستحق نہیں تھا۔ اس کا حکم آپ نے دیا نہ صحابہ کرام نے آپ کی وفات کے بعد سالانہ ماتم کیا۔ اس کے برعکس آپ نے نوحہ کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول ہے: لعن رسول الله النائحة والمستمعة

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب النوح)

"رسول اللہ ﷺ نے نوح کرنے والی اور نوحہ کو سننے والی پر لعنت فرمائی۔"

عن ام سلمة قالت ان رسول الله نهانا عن النیاحة (حوالہ ایضا)

پھر اس سے زیادہ سختی کرتے ہوئے فرمایا کہ ماتم کرنے والے ہم میں سے نہیں:

لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق.

(ابوداؤد ص ۹۱)

﴿لیس منا من ضرب الخدود وفی روایة من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة﴾ (صحیح البخاری، الجنائز، باب لیس منا)

"جس نے منہ پیٹا، گریبان چاک کیا اور جاہلیت کے بین کیے وہ ہم میں سے نہیں۔"

نوحہ کرنا تو حرام ہے ہی آپ نے تو نوحہ سننے سے بھی منع فرماتے ہوئے فرمایا کہ نوحہ سننے والے پر لعنت ہو جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث میں ابھی گزر چکا ہے۔ ہمارے کتنے ہی وہ دین دار بھائی ہیں جو دس محرم کو ایسے مقامات پر بڑے شوق سے جاتے ہیں جہاں نوحہ ہو رہا ہوتا ہے۔

محرم میں سیاہ لباس:

شیعہ حضرات محرم میں سیاہ لباس اظہار غم کیلئے پہنتے ہیں۔ کتنے ایسے افراد ہیں جو شیعہ تو نہیں لیکن اس بدعت میں ان کے شانہ بشانہ چل کر اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور ایسی چیز کا ارتکاب کرتے ہیں جو اسلام نے نہیں بتائی اور اس بدعت میں شیعہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ایسے افراد کے سامنے رسول اللہ کا فرمان رہنا چاہیے ﴿من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام﴾ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۲۰)

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے: ﴿من تشبه بقوم فهو

منهم. ﴾ ''جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''

شیعہ حضرات نے سیاہ لباس کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔ حالانکہ سیاہ لباس شیعہ کے باطل فرقے میں بھی ناجائز ہے' امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا کہ سیاہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جہنمیوں کا لباس ہے اس میں نماز نہ پڑھو اور مزید فرمایا کہ رسول اللہ نے بھی اپنے صحابہ کو سیاہ لباس پہننے سے روکا ہے کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

سئل الصادق عن الصلوٰة في القلنسوة السوداء فقال لاتصل فيها فانها لباس اهل النار وقال امير المومنين(الصادق) فيما علم به لاصحابه لاتلبسوا السواد فانه لباس فرعون.

(حوالہ من لا یحضر الفقیہ ج ا ص ۱۶۲ طبع تہران باب مایصلی فیہ ومالایصلی فیہ۔)

حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ پر سب و شتم:

حضرت یزیدؒ پر اس مقدس مہینے میں خاص طور پر سب وشتم اور لعن طعن کا بازار گرم کیا جاتا ہے پہلی تو بات یہ ہے کہ لعن طعن کرنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو تم ملعون کہتے ہو جس کے مغفور لہٗ ہونے کی شہادت رسول اللہ نے دی ہے کہ پہلا لشکر جو قسطنطنیہ پر حملہ کرے گا انکو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے اور یزید اس لشکر کا کمانڈر تھا جیسا کہ تاریخ کی معتبر کتب میں اس کی صراحت موجود ہے: ﴿**وقد كان يزيد اول من غزى مدينة قسطنطنية في سنة تسع واربعين.**﴾

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۲۸۰ طبع القاہرۃ مسند احمد ج ۵ ص ۴۱۶ بیروت الامم والملوک ج ۵ ص ۲۳۲)

کہا جاتا ہے کہ مرتد ہو گیا تھا اس لئے کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ مرتد کیوں ہوا؟ حضرت حسینؓ کو قتل کروایا۔ کیا قتل سے کفر لازم آتا ہے گو جرم عظیم ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس نے قتل کیا نہ قتل کروایا اور نہ قتل سے قبل یزید کو اس کی اطلاع ہوئی: اگر کہا جائے کہ قتل حسین پر اگر یہ رضامند نہ تھا تو قصاص کیوں نہ لیا؟ اگر اسی وجہ سے یزید نعوذ باللہ ملعون ہے کہ اس نے قاتلین سے قصاص نہیں لیا تو پھر حضرت علی رضی اللہ نے قاتلین عثمان سے قصاص کیوں نہ لیا؟ **ماهو جوابكم فهو جوابنا**

چلو ہماری نہیں تو حضرت حسینؓ کے بھائی کی ہی مان لو۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی محمد بن حنفیہ کو کچھ شیعہ حضرات نے کہا کہ یزید ایسا ویسا ہے' شرابی ہے' بے نمازی ہے تو انہوں نے ان کی تردید کردی اور فرمایا:

ما رايت منه ما يذكرون وقد حضرته واقمت عنده فرايته مواظبا على الصلوٰة متحريا للخير يسال عن الفقه ولا زما بالسنة (البدایۃ والنہایۃ: ۸/۲۳۳)

بریلوی فرقے کے بانی کا فتویٰ

احمد رضا خان بریلوی حضرت یزید کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں۔ (یزید کے متعلق کچھ کہنے سے) لہٰذا یہاں بھی سکوت کریں گے۔

(حوالہ احکام شریعت ص ۸۸ ج ۲)

تم ان کے متعلق جو کچھ کہتے ہو میں نے ان میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔ میں ان کے ہاں قیام کیا ہے اور انہیں پکا نمازی' خیر کا متلاشی' مسائل شریعت سے لگاؤ رکھنے والا اور سنت کا پابند پایا ہے۔

واقعہ کربلا کا بیان بکثرت:

تاریخ اسلام میں شہادت حسینؓ کے متعلق بعض ایسی باتیں درج ہیں جن میں سے اکثر باتیں بے سند ہیں لیکن ہمارے واعظین ان بے اصل واقعات کو ایسے انداز سے پیش کرتے ہیں کہ مجمع سے سسکیوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اہلسنت کی اکثر مساجد میں اس مضمون کو ہر سال طول دیا جاتا ہے کہ دو دو ماہ کے خطبات صرف اسی مضمون کو بیان کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ کیا محرم میں صرف سانحہ کربلا ہی پیش آیا ہے؟ نہیں بلکہ تاریخ میں اس سے بڑھکر دل سوز واقعات رونما ہوئے ہیں جن کا تعلق بھی محرم الحرام سے ہے لیکن ان کو یکسر نظر انداز کر کے واقعہ کربلا کو بیان کرنا رفض وتشیع کا انداز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس واقعہ کو ہر سال بیان کرنے سے ویسے ہی احتراز کیا جائے تا کہ صحابہ کے متعلق بدگمانیاں پیدا نہ ہوں۔

شہادت حضرت عثمانؓ 18 ذوالحجہ اور حضرت عمرؓ کی شہادت یکم محرم کو ہوئی' یہ المناک شہادتیں کچھ کم جگر سوز نہیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے صرف شہادت حسینؓ کو موضوع سخن بنانا کہاں کا انصاف ہے؟

محرم میں شادی:

شیعہ حضرات کا یہ باطل نظریہ ہے کہ محرم میں اہل بیت کو دکھ پہنچا تھا اس لئے ہمیں حق حاصل نہیں کہ اس مہینہ میں خوشی منائیں۔ اب اہل سنت والجماعۃ میں شیعہ کا یہ باطل نظریہ اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ وہ بھی محرم میں شادی کرنے کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انہوں نے اس بدعت کو تقویت دینے کیلئے محرم میں شادی کی تقریبات کو بند کر دیا ہے۔ اگر کوئی ایسی جرات کرے تو اس پر فتوے جڑے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر محرم میں شادی شہادت حسینؓ کی وجہ سے منع ہے تو ربیع الاول میں بالاولی منع ہونی

چاہئے تھی کیونکہ اس مہینے میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تھی۔ کیا آپ کی وفات کا مسلمانوں کو کوئی غم نہیں؟ ایسے تو پھر سال میں کوئی ایسا مہینہ نہیں بچے گا جس میں کوئی نہ کوئی عظیم شخصیت کی وفات نہ ہوئی ہو۔ صرف محرم میں ہی شادی کو ترک کرنا اہل تشیع کی حمایت ہے جس سے مسلمانوں کو احتراز کرنا چاہئے کیونکہ ومن وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام.

لفظ امام اور علیہ السلام:

شیعی اندازِ فکر جس طرح دیگر مقامات میں ہم پر اپنا وقتی تسلط جمائے ہوئے ہے اسی طرح یہ بھی شیعی اندازِ فکر رفتہ رفتہ ہم میں سرایت کرتا جا رہا ہے کہ ہمارے اکثر عوام باقی صحابہ کو نظر انداز کر کے صرف حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو امام اور علیہ السلام کے لاحقہ سے پکارتے ہیں۔

وہ کونسی امتیازی خوبی ہے کہ ہم باقی تمام جلیل القدر صحابہ کا نام لیتے وقت تو حضرت اور رضی اللہ عنہ کہیں لیکن حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کے ساتھ امام اور علیہ السلام کا اضافہ کریں۔

ہم ان الفاظ کی پرواہ نہیں کرتے درحقیقت شیعہ اس سے اپنے نظریات ہم کو دینا چاہتے ہیں۔ شیعہ کا ایک بنیادی مسئلہ امامت کا ہے۔ ان کے نزدیک امام بھی من جانب اللہ انبیاء کی طرح ہوتے ہیں۔ حضرت حسین بھی 12 اماموں میں سے ایک ہیں۔ اس امامت کے ہم قائل نہیں یہ شیعہ کا باطل نظریہ ہے اور نہ ہی انبیاء کی طرح امام من جانب اللہ ہوتے ہیں اور انبیاء کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہوتا اس لئے ہمیں چاہئے کہ شیعہ کے اس نظریے کی تردید کریں حضرت حسین کو باقی صحابہ کی طرح حضرت ہی کہیں اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک امام انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور انبیاء کے ساتھ علیہ السلام کا دعائیہ کلمہ خاص ہے اسی طرح یہ اماموں کے ساتھ بھی علیہ السلام کا لفظ لگاتے ہیں ہم کو اس سے احتراز کرنا چاہئے تاکہ شیعہ کے باطل نظریات کی ترویج نہ ہو۔

پنج تن پاک:

یہ الفاظ جتنے عام ہیں اتنے مضر ہیں' ان الفاظ سے بڑھ کر اور کوئی الفاظ نہیں جن سے صحابہ کرام کی توہین ہو۔ اس کا معنیٰ ہے: ''پانچ افراد پاک'' ان سے مراد شیعہ حضرت محمد ﷺ حضرت علی حضرت حسن حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم لیتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ باقی صحابہ وصحابیات پاک نہیں؟ اصل میں یہ بھی شیعہ کا نظریہ ہے کہ چند افراد کے علاوہ باقی تمام وفات رسول کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ پنج تن پاک کے الفاظ سے شیعہ فلسفیانہ انداز سے تمام صحابہ وصحابیات کو منطقی طور پر مطعون کرنے کی راہ نکالتے ہیں۔ اکثر اہل سنت آج کل ان الفاظ کا استعمال کرتے ہیں ان سے احتراز ضروری ہے تاکہ دیگر صحابہ وصحابیات کی توہین کا پہلو نہ نکلے۔

تقسیم کھانا اور سبیلیں:

اس ماہ میں جگہ جگہ پانی اور دودھ کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور گھروں میں لوگ کھانا پکا کر ثواب کی خاطر بچوں میں تقسیم کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دس محرم کو جو اپنے اہل وعیال پر فراخی کرے گا' اللہ اس پر سارا سال فراخی کرے گا۔ حالانکہ یہ بات بالکل بے اصل ہے۔ شریعت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بدعت بھی شیعہ کی ایجاد کی ہوئی ہے۔ آہستہ آہستہ اہل سنت بھی اس بدعت کا ارتکاب کرنے لگے ہیں۔ کیا پہلے اسلام میں کوئی کمی رہ گئی تھی جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پتہ نہیں چلا؟ یا پھر رسول اللہ نے اس مسئلہ میں نعوذ باللہ خیانت کی ہے کہ ہم کو بتایا نہیں۔

امام مالکؒ کا فرمان

من ابتدع في الاسلام يراها حسنة فقد زعم ان محمدا خان الرسالة لان الله تعالىٰ يقول (اليوم اكملت لكم دينكم) فمالم يكن دينا فلا يكون اليوم دينا. (اصول البدع والسنن)

جس نے اسلام میں کوئی بدعت گھڑی' پھر اس کو اچھا خیال کرتا ہے یعنی اس کو نیکی سمجھتا ہے تو گویا اسکا گمان ہے کہ محمد ﷺ نے نعوذ باللہ خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے دین کو مکمل کر دیا ہے جو اس وقت دین میں نہ تھا وہ آج بھی دین نہیں۔

قبروں کی درستی

بعض لوگ محرم میں خاص طور پر قبروں کی زیارت' ان کی مرمت' ان پر تلاوت قرآن کا اہتمام کرتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام کے دور میں کوئی ایسا اہتمام محرم کی مناسبت سے نہیں ہوتا تھا' کیونکہ یہ کام دین نہیں تھا۔ لہٰذا یہ بھی جدید ایجاد ہے۔ اور و کل محدثة بدعة کے زمرہ میں آتی ہے۔ اور پھر ان ایام میں مرد وزن کا اختلاط اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ الامان والحفیظ۔ قبروں پر عبرت یا فوت شدگان کیلئے دعا کیلئے جانا مسنون عمل ہے۔ لیکن اس عمل کو محرم کے ساتھ خاص کر لینا بلا دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی بدعات سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ کیونکہ بدعات قیامت کے دن وبال کا سبب بنیں گی۔ (آمین)۔

اللهم وفقنا لما تحب وترضى